مسلم ریسٹورنٹ کے گوشت کے بارے میں فتوی

الحمدللہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ

الاستفتاء: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کوئی مسلم ریسٹورنٹ حلال گوشت پکانے کا دعوہ کرتا ہو تو کیا وہاں سے گوشت کھانا جائز ہے۔حلال کا لیبل لگا ہوا گوشت بغیر تحقیق کے استعمال کرنے کا جواز ہوگا یا نہیں۔اس بارے میں شرعی قاعدہ و قانون کیا ہے کہ اگر ایک مسلمان کہہ دے کہ یہ گوشت حلال ہے کیا اسے کھانا جائز ہوگا؟

سائل: عمر فرام انگلینڈ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بِعَونِ المَلِکِ الوَھاب اللھم ھدایۃَ الحَق والصواب

آج کل انگلینڈ میں بہت سارے ریسٹورنٹ والے مسلمان صرف حلال کے لیبل کو دیکھ کر گوشت کو حلال کہہ رہے ہوتے ہیں۔ان کے حلال کہنے کا کچھ اعتبار نہیں۔کیونکہ نہ انہوں نے کسی مسلمان کو ذبح کرتے دیکھا نہ ان کے پاس کسی ایسے مسلمان کی خبر جس نے ذبح شرعی دیکھا ہو۔

اگر کسی ثقہ پابندِ شرع مسلمان نے ذبح شرعی ہوتا دیکھا ہو اور وہ اسی گوشت کے بارے میں حلال ہونے کی خبر دے جو اس کی نگرانی سے نکل کر کسی کافر کی نگرانی میں نہ گیا ہو تو لوگوں کو اس کی بات پر یقین کرنا، اس سے خریدنا اور کھانا سب جائز ہے۔اگر حلال کی خبر دینے والا ثقہ و عادل نہ ہو تو ایسے شخص کی خبر کے بارے میں اگر خریدنے والے کا دل مطمئن ہو تو گوشت کا خریدنا اور اسے کھانا جائز ورنہ ناجائز ہوگا۔

تنویر الابصار مع درمختار میں ہے کہ "وَشُرِطَ الْعَدَالَۃُ فِي الدِّیَانَاتِ وَیَتَحَرّٰی فِي خَبَرِ الْفَاسِقِ وَخَبَرِ الْمَسْتُورِ ثُمَّ یَعْمَلُ بِغَالِبِ ظَنِّہٖ" دیانات یعنی حلت وحرمت کے معاملات میں عدالت شرط قرار دی گئی ہے اور فاسق یا مستور الحال شخص کی خبر میں غور و فکر کرے اور ظن غالب پر عمل کرے گا۔{درمختار شرح تنویر الابصار کتاب الحظر والاباحۃ ۲/۲۳۷}

اور فتاوی رضویہ میں سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں کہ ہاں جب تک وہ گوشت ذابح مسلم خواہ اور کسی مسلمان [جس نے دیکھا ذبح ہوتے دیکھا] کی نگاہ سے غائب نہ ہو تو اس مسلمان اور نیز دوسرے کو اس مسلم کی خبر پر کہ یہ وہی گوشت ہے جو مسلمان نے ذبح کیا، خریدنا اور کھانا سب جائز ہے کہ اب خبر مسلم ہے نہ کہ کافر، مگر وہ مخبر ثقہ نہ ہو تو قلب پر اس کا صدق جمنا شرط ہوگا۔ { فتاوی رضویہ ج۲۰ ص ۲۸۵ }

یاد رکھیے کہ حلال جانور کا گوشت بھی ذبحِ شرعی سے حلال ہوتا ہے۔مثلاً گائے جب تک زندہ ہے اس کا گوشت حرام ہے۔اس کا گوشت حلال تب ہوگا جب ذبحِ شرعی ہوگا یعنی جب کوئی مسلمان اللہ عزوجل کا نام لے ذبح کرے گا۔جب کوئی چیز ذبحِ شرعی سے ہی حلال ہوئی تو ذبحِ شرعی کا یقینی طور پر معلوم ہونا ضروری ہوا۔یہ اسی صورت میں ہوگا جب آنکھ سے دیکھا یا جس عادل مسلمان نے دیکھا اس نے خبر دی۔

فتاوی رضویہ میں سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃالرحمٰن فرماتے ہیں گوشت میں اصل یہ کہ جانور مثلاً گائے جب تک زندہ ہے اس کا گوشت حرام ہے، اگر کوئی ٹکڑا کاٹ لیا جائے مردار اور حرام ہوگا "ماابین فی حی فھو میت" (زندہ جانور سے گوشت کاٹا تو وہ حرام ہے) حلت ذکاتِ شرعی سے ثابت ہوتی ہے، تو جب ذبحِ شرعی معلوم و متحقق نہ ہو تو حکم حرمت ہے، کافر نے مسلمان سے راس ذبح کرائی اور قبل اس کے کہ مسلمان کی نگاہ سے غائب ہوا انھیں سے خرید لیا، یہ جائز ہے اور اگر مسلمان نے ذبح کیا اور اس کے بعد جانور اس کی نظر سے غائب ہوگیا''اور کافر اس گوشت کی حلت وطہارت کرنا چاہتا ہے۔''اور حلت وحرمت وطہارت ونجاست خالص امور دیانت ہیں اور امور دیانت میں کافر کی خبر محض نامعتبر ہے۔{فتاوی رضویہ ج۲۰ص۲۹۰}

اگر کسی ریسٹورنٹ والے مسلمان نے خود ذبح ہوتے دیکھا نہیں مگر وہ ایسی جگہ سے گوشت لانے کی خبر دیتا ہے کہ وہاں ہوتا ہی حلال ہے۔یہ ایک ایسا قرینہ ہے جو یقین کو مضبوط کرتا ہے۔اگر قرائن کی رو سے کوئی شک پیدا نہیں ہو رہا تو ایسے مسلمان کی خبر پر یقین کرنے میں کوئی حرج نہیں۔اس سے گوشت خریدنا اور کھانا جائز ہوگا۔

معلوم ہوا کہ اگر مسلمان کا ذبیحہ ذبح سے لے کر مسلمان کے ہاتھ میں گوشت پہنچنے تک وہ نظرِ مسلم سے غائب نہ ہوا اگرچہ وہ اس دوران کسی کافر کے ہاتھ سے بھی گزرا تو حلال ہے۔

ہاں ایک صورت میں اگر مسلمان کا ذبیحہ مسلمان کی نظر سے غائب ہو کر کسی کافر کے قبضہ میں چلا گیا تو مسلمان کے لیے حلال ہے۔وہ صورت یہ ہے کہ اگر مسلمان اپنے کسی کافر اجیر [نوکر] کو گوشت لینے بھیجے اور وہ خرید کر لائے اور کہے میں نے مسلمان سے خریدا ہے اور قرائن کی رو سے شک پیدا نہ ہو تو اس گوشت کا کھانا جائز ہے۔جیسا کہ ہدایہ میں ہے کہ

وَمَنْ أَرْسَلَ أَجِيرًا لَهُ مَجُوسِيًّا أَوْ خَادِمًا فَاشْتَرَى لَحْمًا فَقَالَ اشْتَرَيْته مِنْ يَهُودِيٍّ أَوْ نَصْرَانِيٍّ أَوْ مُسْلِمٍ وَسِعَهُ أَكْلُهُ لِأَنَّ قَوْلَ الْكَافِرِ مَقْبُولٌ فِي الْمُعَامَلَاتِ۔

جس نے اپنا مجوسی اجیر یا خادم گوشت خریدنے بھیجا تو اس نے واپس آکر کہا میں نے یہودی یا نصرانی یا مسلمان سے خریدا ہے تو مزدور یا غلام کا خریدا ہوا گوشت کھانا جائز ہے کیونکہ معاملات میں کافر کا قول مقبول ہے۔

[الھدایۃ کتاب الکراھیۃ فصل فی الاکل والشرب ج۴ص۴۵۱]

فتاوی رضویہ میں سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں کہمسلمان اپنے کسی نوکر یا مزدور مشرک کو گوشت لینے بھیجے اور وہ خرید کر لائے اور کہے میں نے مسلمان سے خریدا ہے اس کا کھانا جائز ہوگا، جبکہ قبل میں اس کا صدق جمتا ہو کہ اب یہ اصالۃً دربارہ معاملات قول کافر کا قبول ہے اگر چہ حکم دیانت کو متضمن ہو جائے گا، ۔{ فتاوی رضویہ ج۲۰ص۲۹۰}

بہار شریعت میں ہے کہ اپنے نوکر یا غلام کو گوشت لانے کے لیے بھیجا، اگرچہ یہ مجوسی یا ہندو ہو وہ گوشت لایا اور کہتا ہے کہ مسلمان یا کتابی سے خرید کر لایا ہوں تو یہ گوشت کھایا جاسکتا ہے اور اگر اس نے آکر یہ کہا کہ مشرک مثلاً مجوسی یا ہندو سے خرید کر لایا ہوں تو اس گوشت کا کھانا حرام ہے کہ خریدنا بیچنا معاملات میں ہے اور معاملات میں کافر کی خبر معتبر ہے، اگرچہ حلّت وحرمت دِیانات میں سے ہیں اور دیانات میں کافر کی خبر نامقبول ہے، مگر چونکہ اصل خبر خریدنے کی ہے اور حلت وحرمت اس مقام پر ضمنی چیز ہے، لہٰذا جب وہ خبر معتبر ہوئی تو ضمناً یہ بھی ثابت ہو جائے گی اور اصل خبر حلت وحرمت کی ہوتی تو نامعتبر ہوتی[بہار شریعت ج۳ حصہ ۱۶ص۳۹۸]

فتاوی رضویہ میں ایک اور جگہ پر فرماتے ہیں کہ اگر قرائن کی رو سے اس کافر[جو مسلمان کا نوکر ہے]کے اس قول میں شک پیدا نہ ہو، ظن غالب اس کے صدق ہی کا ہو، تو مسلمان کے لئے اس ذبیحہ کے کھانے میں کوئی حرج نہیں کہ ہدیہ لانا از قبیل معاملات ہے اور معاملات میں کافر کی بات مقبول، اور جب یہ مان لیا گیا کہ یہ ذبیحہ فلاں مسلم کا بھیجا ہوا ہے، تو اس کے ضمن میں حلت بھی مسلم ہو گئی، اگرچہ ابتداء حلت، حرمت، طہارت، نجاست وغیرہا امور خالصہ دینیہ میں کافر کا قول مقبول نہیں۔ { فتاوی رضویہ ج۲۰ص۲۹۰}

ہاں اگر کوئی غیر کتابی کافر یہ کہے کہ یہ مسلمان کا ذبیحہ ہے تو اس کی خبر مقبول نہیں کیونکہ اس صورت میں وہ اپنے مسلمان سے خریدنے کی خبر نہیں دے رہا[اگر مسلمان سے خریدنے کی خبر دیتا تو ایک معاملہ کی خبر تھی کیونکہ خریدنا ایک معاملہ ہے]بلکہ وہ گوشت کے حلال ہونے کی خبر دے رہا ہے اور وہ دیانات کے قبیل سے ہے اور خبرِ کافر دیانات میں مقبول نہیں۔

جیسا کہ سیدی اعلی حضرت فرماتے ہیں کہ وہ کافر غیر کتابی اگر کہے بھی کہ یہ مسلمان کا ذبیحہ ہے، تو یہ خبر خصوصا امر دیانت وحلت وحرمت میں ہیں۔ اور ان امور میں کافر کی خبر محض باطل ونامعتبر ہے۔

{ فتاوی رضویہ ج۲۰ص ۲۸۳}

انگلینڈ جیسے ملک میں بھی بعض مسلمان ذبح شرعی کرواتے اور خود ہی مسلمانوں کے گھروں میں سپلائی کرتے ہیں۔ اگر ایسا ہو جائے تو معاملہ ہر شک وشبہ سے پاک ہو جاتا ہے اور ایسا ناممکن نہیں ہے۔ ایک ایسے ہی ہمارے مسلم برادر جو جانور

ذبح کرواتے اور انگلینڈ میں سپلائی کرتے ہیں جن کا اپنا چھوٹا سا حلال گوشت کا کاروبار ہے خیر خواہیِ مسلم کی نیت سے میں ان کا نام اور نمبر بھی پیش کردیتا ہوں۔ نام: خادم حسین: Cell phone :07914717090

واللہ تعالی اعلم ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ ابوالحسن محمد قاسم ضیاء قادری

Questioner: Umar from England

What do the respectable ‘ulamā and muftis of Islām say regarding a person claiming that he is serving halal meat at his restaurant, are we permitted to eat from there? Furthermore are we allowed to consume such meat which has a halal stamp on it without researching regarding that meat. Also what is the principle if a Muslim says that this meat is halal, is it permissible to consume that meat?

Answer:

Nowadays in England many restaurant owners proclaim meat to be Halāl merely based upon the Halāl label on the meat. Their saying that this meat is Halāl is of no consideration because neither have they seen a Muslim slaughter that meat nor do they have the report of such a Muslim who saw the sharī’ah stipulated slaughter process.

If a reliable, practicing Muslim saw the Islamic slaughter process and he informs people that the meat is Halāl and it has not gone out of his supervision into the custody of a non-Muslim then people’s having certainty over his informing, buying from him and eating that meat are all permissible. If the Muslim informing about the meat being Halāl is not reliable and upright, then if one’s heart becomes tranquil and accepting in relation to his informing of that, purchasing and eating that meat is permissible otherwise it is not.

It is stated in Tanwīr al-Absār with its commentary Radd al-Muhtār:

“The adālah (religious uprightness) of an individual is a condition in the matters of Diyānāt [halāl and harām] and one should investigate the

information of a sinner and one whose state is hidden and act according to dominant opinion.”

{درمختارشرحتنویرالابصار کتاب الحظروالاباحة ۲/۲۳۷}

A’la Hazrat Imam Ahmad Ridā Khān (may Allāh cover him in Mercy) has stated in al-Fatāwā al-Ridwiyyah;

If the slaughtered animal has not left the sight of the Muslim who carried out the slaughter, or another Muslim [who has seen the slaughter take place], then acting upon the report of this person that this is the very meat that a Muslim has slaughtered, in buying and eating, will all become permissible. This is because this is the report of a Muslim and not a disbeliever. However if the one reporting this a non-trustworthy Muslim then this matter will be conditional on the heart settling upon the truthfulness of his reporting.

[al-Fatāwā al-Ridwiyyah Volume 20 page 275]

One should remember that the meat of halāl animals is only halāl for consumption when it is slaughtered in the Islamic way. For example as long as a cow is alive it’s meat is haram in consumption. Only when this animal has been slaughtered in the Islamic way, that is when a Muslim slaughters it by mentioning the Name of Allāh, will this animal’s meat then become halāl for consumption. When something only become’s halāl through the Islamic method of slaughtering then having certainty in knowledge that this method of slaughtering has taken place becomes necessary. This will be established when one has seen this with one’s own eyes or through the report of an upright Muslim who witnessed it himself.

Sayyidī A’la Hazrat Imam Ahmad Ridā Khān (may Allāh cover him in Mercy) has stated in al-Fatāwā al-Ridwiyyah that the original rule concerning meat is that an animal’s meat, such as a cow for example is harām in consumption as long as it is alive. If a portion was severed from an animal it would be considered carrion and harām. “That which is severed from a living animal

then it is carrion.” The meat of an animal will only be halal if it is slaughtered according to Islamic law. Thus if such slaughtering is not known and confirmed then that meat will be judged as forbidden in consumption. If a non-Muslim arranged for a Muslim to slaughter some animals and before the animals left that Muslim’s sight another [Muslim] purchased them this is permissible. [What] if a Muslim slaughtered the animal and the meat left his sight and now the non-Muslim wants this meat to be deemed pure and halāl? Being halāl or harām, purity and impurity are purely religious affairs and in these affairs the report of a non-Muslim is absolutely disregarded.

[al-Fatāwā al-Ridwiyyah Volume 20 page 290]

If the owner of a restaurant did not see slaughtering take pace himself but he informs people that he bought it from were there is only halāl [slaughter] .Or there is such supporting evidence that strengthens certainty and in light of this supporting evidence no doubt is brought about, then there is no harm in having certainty in the report of this Muslim. To buy from him and eat that meat is permissible. It becomes known then that if from the point of a Muslim slaughtering an animal until it reaches the hands of another Muslim it does not leave the sight of a Muslim, even if it passes through the hands of non-Muslim during that time, then it is Halāl.

Yes there is one scenario in which if Muslim slaughtered meat goes into the custody of a non-Muslim and is hidden from the sight of a Muslim it is still Halāl. That is when a Muslim sends a non-Muslim servant of his to get meat and he purchases it and brings it and says I bought it from a Muslim and in light of supporting evidences no doubt occurs then it is permissible for him to eat it. Just as is mentioned in al-Hidāyah:

“Whoever sent a majūsī worker of his or a servant and he purchased meat and said I bought this from a Jew or Christian or Muslim then it is permissible for him to consume it because the statement of a disbeliever is accepted in transactions.”

[al-Hidāyah jild 4 page 451]

Sayyidī A'la Hazrat Imam Ahmad Ridā Khān (may Allāh cover him in Mercy) mentions in al-Fatāwā al-Ridwiyyah that if a Muslim sent his polytheist servant or worker to bring meat and he purchased it and said I bought it from a Muslim it will be permissible for him to consume it when the truth of what he says is firm in his heart. This is because this is explicit in being from transactions and the statement of a disbeliever is accepted in transactions even though it will now implicitly include a shar'i ruling.

[al-Fatāwā al-Ridwiyyah]

In Bahār e Sharī'at it is mentioned that if a Muslim sent his servant or slave to bring meat, even if he was a hindū or a majūsī, and he said I bought it from a Muslim or a person from Ahl al-Kitāb then this meat may be eaten. If he said I purchased it from a polytheist for example a majūsī or a hindū then it will be harām for him to consume it. This is because buying and selling is from transactions (mu'āmalāt) and the informing of a disbeliever is acceptable in transactions. Even though permissibility and impermissibility are purely religious affairs and the statement of a disbeliever is not accepted in them, however because the original statement is concerning buying and in this place permissibility/impermissibility is an implicit matter then when that statement is accepted this will also be established. If the original statement is about permissibility or impermissibility then that statement is not acceptable.

[Bahār e Sharī'at Vol 3 pg 398]

Elsewhere in al-Fatāwā al-Ridwiyyah Sayyidī A'la Hazrat Imam Ahmad Ridā Khān (may Allāh cover him in Mercy) mentions that if in the light of supporting evidence no doubt is brought about regarding the statement of this disbeliever [who is the servant of the Muslim] and dominant opinion falls upon its truthfulness, there is no harm in a Muslim consuming that meat. This because bringing a gift is from the perspective of transactions (mu'āmalāt) and a disbeliever's word is accepted in transactions. When it has been accepted that this meat is sent by such and such a Muslim then implicity within this is acceptance of it being halāl, even though in the outset of

something being halāl or harām it's purity and impurity and other than these purely religious affairs the report of a non-Muslim is not acceptable.

[al-Fatāwā al-Ridwiyyah Volume 20 page 290]

Yes if a disbeliever other than one from Ahl al-Kitāb says "this is a Muslim's slaughter" then his statement is not accepted because in this scenario he is not informing about purchasing the meat from a Muslim [if he was informing about buying from a Muslim it would be a statement about a transaction as buying is from transactions] rather he is informing that the meat is Halāl and that is from the perspective of purely religious matters and the statement of a disbeliever is not acceptable in these matters.

Just as Sayyidī A'la Hazrat Imam Ahmad Ridā Khān (may Allāh cover him in Mercy) has stated that if that disbeliever who is not from the people of the Book even says that this is the slaughter of a Muslim then this statement is specifically in a purely religious matter of permissibility and impermissibility and in these matters the informing of a disbeliever is absolutely invalid and unacceptable.

[al-Fatāwā al-Ridwiyyah Volume 20 page 283]

In countries like England there are Muslims who slaughter according to the Islamic method and personally deliver the meat to the homes of the Muslims. If this is established then that meat becomes free from doubt and suspicion and such a process is not impossible. There is one such brother of ours who has a small halāl meat business slaughtering animals and supplying their meat in England. With the intention of helping Muslims I am mentioning his name and number:

Khādim Husain :07914717090

واللہ تعالی اعلم ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ ابوالحسن محمد قاسم ضیاء قادری